بسم الله الرحمن الرحیم

۷۵۱

معاونت پژوهش

سرشناسه:	جعفرپیشه‌فرد، مصطفی، ۱۳۴۰ -
عنوان قراردادی:	مفاهیم اساسی نظریه ولایت فقیه .اردو
عنوان و نام پدیدآور:	نظریه ولایت فقیه کی بنیادی اصول/ مصطفی جعفر پیشه فرد؛ مترجم محسن رضا جعفری.
مشخصات نشر:	قم: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی‌الله‌علیه‌وآله؛ ۱۳۹۳.
شابک:	۰-۸۲۶-۱۹۵-۹۶۴-۹۷۸
وضعیت فهرست نویسی:	فیپا
یادداشت:	نمایه.
یادداشت:	چاپ دوم: ۱۳۹۵ (فیپا).
موضوع:	ولایت فقیه
موضوع:	اسلام و دولت
موضوع:	رهبری (اسلام)
شناسه افزوده:	جعفری، محسن رضا ، مترجم
شناسه افزوده:	جامعة المصطفی صلی‌الله‌علیه‌وآله العالمیة
رده بندی کنگره:	۱۳۹۳ ۷۰۴۶م۷ج/BP۲۲۳/۸
رده بندی دیویی:	۲۹۷/۴۵
شماره کتابشناسی ملی:	۱۸۴۰۹۳۷

ناموس دہر منجی عالم بشریت مظہر عدل الٰہی قائم آل محمد (عج) فرماتے ہیں:

”اماالحوادث الواقعة فارجعوا فیهاالی رواة احادیثنا فانّهم حجتی علیکم وانا حجة اللّٰہ علیهم “

بہر حال رونما ہونے والے حوادث میں ہماری حدیث کے راویوں کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ میری طرف سے تم پر حجت ہیں اور میں اللہ کی طرف سے ان پر حجت ہوں۔

انتساب

اس کتاب کو ناموس دہر حضرت قائم آل محمدؑ ارواحنا الفداء کے اجدادِ طیبین واطہرین وامہات طاہرات خصوصاً السیدۃ الکونین ام الحسنؑ والحسینؑ الصدیقۃ الشہیدۃ الراضیۃ المرضیۃ الحوراء الانسیۃ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا وزوج البتول، وصی الرسول علی ابن ابیطالب علیہ السلام اور مادر گرامی حضرت ابوالفضل العباس ام البنین وام الوفاتی الارضیین الکفیلۃ اطفال البتول کو ہدیہ کرتا ہوں تاکہ ان کے صدقے سے حضرت آدمؑ ابوالبشر سے لے کر قیامت تک آنے والے وہ مؤمنین ومؤمنات جنھوں نے انکے ہدف ومقصد خلقت کے لئے جان ومال خرچ کیا ہے اور آئندہ کرتے رہیں گے خوشنودئ پروردگار کو حاصل کرسکیں۔ خداوند متعال سے احقر العباد دست بدعا ہے کہ ان کے صدقے میں ہمیں اور ہمارے اجداد وعلماء بالاخص امام راحل حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ **سید روح اللہ الموسوی الخمینیؒ** کو معصومینؑ کے جوار میں مقام علّیین عطا فرمائے۔

نظریہ ولایت فقیہ کے بنیادی اصول

مصطفی جعفر پیشه فرد

مترجم:
محسن رضا جعفری

مرکز بین المللی
ترجمه و نشر المصطفی ﷺ

نظریہ ولایت فقیہ کے بنیادی اصول

مؤلف: مصطفی جعفر پیشه فرد

مترجم: محسن رضا جعفری

چاپ دوم: ۱۳۹۵ش / ۱۴۳۸ق

ناشر: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفیﷺ

● **چاپ:** نارنجستان ● **قیمت:** ۱۲۵۰۰۰ ریال ● **شمارگان:**۳۰۰

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مراکز فروش:

● ایران، قم، خیابان معلم غربی (حجتیه)، نبش کوچه ۱۸
تلفن: ۹-۳۷۸۳۹۳۰۵ ۲۵ ۹۸+ دورنگار: داخلی ۱۰۵_ ۳۷۸۳۹۳۰۹ ۲۵ ۹۸+

● ایران، قم، بلوار محمدامین، سه‌راه سالاریه. تلفن: ۳۲۱۳۳۱۰۶ ۲۵ ۹۸+

● ایران، قم، ساختمان ناشران، طبقه سوم، پلاک ۳۰۸. تلفن: ۳۷۸۴۲۴۰۲ ۲۵ ۹۸+

pub.miu.ac.ir miup@pub.miu.ac.ir https://telegram.me/pub_almostafa

ہم ان افراد کے قدرداں اور شکرگذار ہیں کہ جنھوں نے اس کتابچہ کی ترتیب وتألیف میں یاری فرمائی ہے

عرض ناشر

اکیسویں صدی عیسوی کو ایسی صدی کہا جا سکتا ہے کہ جس میں انسان نے حق وحقیقت کی طرف رغبت کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ انسان جو اصالت مادہ اور محسوسات کا خوگر بن کر ٹیکنالوجی کی پیشرفت کے غرور میں آکر اخلاق، تہذیب اور خدا پرستی سے انکار کر چکا تھا اور سیاست کے میدان میں سیکولاریزم جیسے بت کی پرستش کرتے ہوئے اخلاق و دین کو معاشرہ سے کنارہ لگا دیا تھا۔ اس نئی صدی میں رفتہ رفتہ اپنی بہت بڑی تاریخی غلطی کی طرف متوجہ ہو چکا ہے، اب وحی اور پیغمبران الٰہی کی تعلیمات کی طرف اپنی زندگی کو موڑے جا رہا ہے اور حقیقت وعدالت کے سنہرے اصولوں کی حمایت کر رہا ہے۔ یہ بات الٰہی ادیان میں تو مکمل طور سے واضح و آشکار دکھائی دیتی ہے، لیکن یہ باشکوہ بازگشت اور اسلامی دنیا کی بیداری آفریقا سے لے کر مشرق وسطیٰ اور فلسطین، لبنان، عراق، افغانستان اور ہندو پاک میں زیادہ نظر آتی ہے اور اس کے درمیان بت شکن خمینی کبیرؒ کا نام ہے جو اس پر رونق اور درخشاں حقیقت کے چہرے پر چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ انسان کی اس بیداری کے بنیادی و اصلی تعلیمات، معاشرہ میں اسلام کے معارف کے نافذ ہونے سے

عبارت ہیں۔اس عقیدہ کا مرکزی نکتہ اسلام کے سیاسی نظام کا رائج ہونا ہے، وہ نظام کہ جس میں اگرچہ اسلامی مذاہب کے مختلف نظریات پائے جاتے ہیں، لیکن ان مذاہب کے مختلف نظریات کے درمیان ایک نکتہ مشترک طور پر پایا جاتا ہے جو ان کے مختلف نظریات کے درمیان رابط ہے، وہ نکتہ تمام اسلامی فرقوں کے درمیان متفق علیہ ہے، چاہے وہ شیعہ ہوں یا سنی، وہ نظام ولایت ہے، جو حکام کے اجتہاد وفقاہت کے تحت تشکیل پاتا ہے۔نظام ولایت اسلام کے تعلیمات پر مشتمل نظام کا نام ہے جو جامع الشرائط فقہاء اور ہر اعتبار سے شائستگی رکھنے والے شجاع، مدیر اور مدبّر مجتہدوں کی زیر نگرانی تشکیل پاتا ہے جس کا اہم ترین ثمرہ انقلاب اسلامی اور اس کے رہبر کبیر ہیں جنہوں نے اس جہان ہستی میں دینی تفکر کو حیات جاوید بخشنے کا لازوال کردار ادا کیا۔

یہ ایسی کڑی ہے جس نے تمام مذاہب اسلامی کو آپس میں متصل کر رکھا ہے،لہٰذا مختلف نظریات کے باوجود اس نظریہ کی راہوں کو واضح کرنے کے لئے بھرپور مدد کرے گی۔

اس کا اردو ترجمہ معزز اور مشتاق قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ امید ہے اس کتاب سے استفادہ کے نتیجہ میں روئے زمین پر نظام عدالت اور اسلامی حکومت کے قوانین کا اجراء ہوگا۔

خداوند عالم ہمیں سعادت کے اس راستہ میں پیش قدمی کی توفیق عطا فرمائے اور ملت مسلمہ کو ظلم و بربریت کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن کر اپنے حقوق کا دفاع کرنے کی جرأت عطا فرمائے۔

شعبۂ تحقیقات

المصطفیٰ ﷺ عالمی یونیورسٹی

فہرست

مقدمہ ۴۱

فصل اول: مفہوم ولایت کی تحقیق ۴۵

۱۔لغت میں ولایت ۴۵

۲۔قرآن میں ولایت ۵۰

الف: ولایت باطل ۵۱

ب: ولایت حق ۵۶

۳۔قرآن کریم میں خداوند سبحان کی تکوینی اور تشریعی ولایت ۵۹

تکوینی ولایت ۵۹

تشریعی ولایت ۶۰

قرآن مجید میں بالذات اور بالغیر ولایت ۶۱

قرآن مجید میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت ۶۲

عترت طاہرہ کی ولایت ۶۶

قرآن کریم میں اہل بیت (علیہم السلام) کی باطنی ولایت ۶۸
قرآن میں کچھ خاص ولایتیں ۶۹
حدیث میں ولایت ۶۹
نتیجہ اور جائزہ ۸۴
۵۔علم کلام میں ولایت ۸۵
۶۔فقہ میں ولایت ۸۹
اولیائے شرعی کی مختلف اقسام ۹۵
۱۲۔امور حسبیہ پر حاکم شرعی کی ولایت ۱۰۲
ولایت حسبیہ کا مبنیٰ ۱۰۳
محل اختلاف کی وضاحت ۱۰۸
شرعی ولایت کی حقیقت ۱۲۱
ولایت شرعی اور ملکیت کا باہمی تقابل ۱۲۳
مطلق اور مضاف (خالص اور مخلوط) ولایت ۱۲۴
ولایت کے انصراف (ذہن میں سبقت حاصل کرنا) پر شواہد ۱۲۴
اصل عدم ولایت (ولایت کا نہ ہونا) ۱۲۶
ولایت شرعی کے ارکان ۱۲۷
ولایت شرعی کا فلسفہ ۱۳۲
شرط ''عدم تساوی (برابر نہ ہونا)'' کی بررسی و تحقیق ۱۳۳
ولایت شرعی میں تقرری و معزولی ۱۳۶

شرعی ولایت پر نگرانی ۱۳۹
ولایت شرعی اور اطاعت ۱۴۲
شخص اور گروہ کی ولایت ۱۴۳
شخص حقیقی پر ولایت یا اعتباری معاشرہ پر ۱۴۵
خلاصہ ۱۴۶
فصل دوم: مفہوم ولایت کا وکالت وحکومت کے ساتھ تقابلی جائزہ ۱۴۹
مقدمہ ۱۴۹
وکالت کا لغوی مفہوم ۱۵۰
فقہ میں وکالت ۱۵۱
فقہ میں وکالت ۱۵۳
وکالت کی ولایت سے مشابہت اور فرق ۱۵۶
حکومت وحاکمیت کی لغوی تحقیق ۱۶۶
حکومت کے مختلف معانی ۱۶۷
لفظ حکومت پر ایک نظر ۱۷۴
حکومت کی حقیقت کیا ہے؟ ۱۷۹
مفروضۂ وکالت ۱۷۹
حکومت وکالی کے مفروضہ پر تنقید ۱۸۴
مالکیت مشاع کے نظریہ کی تحقیق ۱۸۹
مفروضہ بیع ۱۹۰

اس نظریہ پر تنقید ۱۹۰
حکومت، اجرائے ولایت کا ذریعہ ۱۹۱
خلافت وامامت کا حکومت سے موازنہ ۱۹۵
فصل سوم: تقرر کے مفہوم کی وضاحت ۲۰۳
(انتصاب) تقرر کا لغوی مفہوم ۲۰۶
تقرر عام اور تقرر خاص ۲۰۸
تفویض کی قسمیں ۲۰۹
فصل چہارم: مفہوم فقاہت کی وضاحت ۲۲۱
فقہ کی لغوی تعریف ۲۲۱
فقہ کی اصطلاحی تعریف ۲۲۲
آخری گفتگو ۲۳۲
فہرست ۲۳۳
آیات ۲۳۳
روایات ۲۳۵
شخصیات ۲۳۷
کتابیں ۲۴۳

مقدمہ

اسلامی انقلاب کی کامیابی اور ولایت فقیہ کانظریہ نظام اسلامی کاایک مبنیٰ اوراصول ہونے کی حیثیت سے پیش کئے جانے کے بعد یہ بات فطری تھی کہ اس کامختلف زاویوں سے جائزہ لیا جائے اور ہر جہت سے عالمانہ اور منصفانہ تحقیق کی جائے کیونکہ نظریہ ولایت فقیہ کو پہلی مرتبہ اتنے زوروشور سے سیاسی رخ سے پیش کیا جارہاتھااور دنیائے سیاست ایک تجربہ کے تناظر میں دیکھ رہی تھی۔اس لئے بعیدنہیں تھا کہ متعدد موافقین اور مخالفین افراد کی نظریں اس کی طرف متوجہ ہوں اور ہر شخص اپنے نظریہ کے اعتبار سے اس پر تنقید کرےاوراس کا جائزہ لے۔

لیکن واضح سی بات ہے کہ ہر تنقیداور فیصلہ کرنے سے پہلے ضروری ہے ہر نظریہ کے بارے میں اس کے اندر پائے جانے والے مفاہیم کو دقیق اور مکمل طور سے بیان کردیا جائے تا کہ عالمانہ طریقہ سے دوستی ودشمنی سے دوررہ کراس موضوع پر گفتگوکا آغاز کیا جائے ،لہذا نظریہ ولایت فقیہ کی تثبیت کے لئے یہ لازم ہے کہ اس

نظریہ کے بنیادی مطالب اپنے مقام پر اچھی طرح سے بیان ہوں، کیونکہ ولایت فقیہ کے باب میں اس کی ضرورت واہمیت بڑھ جاتی ہے، کیونکہ ولایت فقیہ کے حوالے سے بہت سے اعتراضات کو جب گہرائی سے دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی وجہ اس نظریہ میں ذکر کئے گئے الفاظ کی طرف بے توجہی اور اس کو صحیح طریقے سے نہ سمجھنے کا نتیجہ عظیم مقصد تک پہنچنے کے لئے تمام چیزوں سے پہلے اس ایک نکتہ کی طرف توجہ دینا بہت ضروری ہے کہ ایک علمی نظریہ کی تعریف ووضاحت کے لئے کبھی بھی اپنی ذاتی رائے اور اپنی ذاتی سمجھ کو دخل نہیں دینا چاہیے علمی تعریفیں علماء کے درمیان پہلے سے ایک حل شدہ مسئلہ ہے لہٰذا ایک لفظ کو صحیح سمجھنے کے لیے پہلے سے فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں لہٰذا اس سے پوری طرح پرہیز کرنا چاہیے۔

ذاتی شوق وسلیقہ کی آفت ومصیبت سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ مقصود و مطلوب لفظ کی جو تعریف اہل فن اور اہل اصطلاح نے بیان کی ہے اور جس پر سب کا اتفاق ہے یا نظریہ پردازوں نے اپنا نظریہ بیان کرنے کے دوران پیش کیا ہے اس کو عمل کے لئے معیار بنانا چاہیے اور اس کو اپنی گفتگو کا محور قرار دیا جائے۔

جن موارد میں اہل اصطلاح نے الفاظ کو شفاف وواضح طریقہ سے اپنی گفتگو یا تحریر میں بیان نہیں کیا اور جس قدر وضاحت کی ضرورت درکار تھی اگر موجود نہیں ہے تو اس وقت صاحب نظر افراد کو دیکھا جائے کہ ان الفاظ کو کس طرح استعمال کرتے ہیں۔

بہر حال لفظ کی تعریف مکمل اور مستند طریقہ سے کی جانی چاہیے کیونکہ اگر ایسا نہ

ہوا تو بحث غیر علمی اور زہر آلود ہو جائے گی۔

اس کتاب میں کوشش یہی ہے کہ مندرجہ بالا نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوتے نظریہ ولایت فقیہ کے بنیادی و اساسی مفاہیم کو واضح کر دیا جائے اور تحقیق کے ضروری وسائل سے استفادہ کرتے ہوئے (تین جداگانہ فصلوں میں) ولایت، انتصاب اور فقاہت کے واقعی معنی و مفاہیم کی وضاحت کی جائے کہ جو ولایت فقیہ کے اساسی مفاہیم سمجھے جاتے ہیں۔

ولایت سے متعلق ابحاث کی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلی فصل دو حصوں میں بیان کی گئی ہے، پہلے حصہ میں ولایت کے لغوی معنی کی وضاحت اور مختلف علوم کے دائرہ میں اس کے اصطلاحی مفہوم کو بیان کیا گیا ہے اور پھر ولایت شرعی کو شروع کرتے ہوئے اس کے تمام پہلوؤں کی تحقیق کر کے نظریہ ولایت فقیہ میں ولایت کے معنی کو پیش کیا گیا ہے، لیکن دوسرے حصہ میں ایک طرف ولایت اور وکالت کے درمیان پائی جانے والی نسبت اور اس کا موازنہ کیا اور دوسری طرف ولایت وحکومت کی بحث کو خصوصاً بیان کیا گیا ہے۔

ایک نظریہ کے کلیدی معانی و مفاہیم اور بنیادی مطالب کو صاف وشفاف بیان کرنا بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے یا کم از کم ایک تحقیق کا مہم ترین حصہ ہے اس پہلے مرحلہ میں جب موردنزاع اور قدماء (سابقہ علماء) کے قول (نظریہ) کو اچھی طرح سے واضح لفظوں میں بیان کر دیا جائے تو نہ صرف بہت سے شبہات اور مبہم نکات کا حل نکل آتا ہے بلکہ تنقید کرنے والے اشخاص کے لئے ایک سنجیدہ گفتگو کا ماحول

مکمل سازگار اور صاف ہو جاتا ہے اور جدل، مغالطہ، لفظی جھگڑوں اور ایک علمی بحث کو نقصان پہنچانے والی دوسری آفات کا دروازہ کسی حد تک بند ہو جاتا ہے۔

اس ضرورت کے پیش نظر مفہوم ولایت سے متعلق بحث کا آغاز کیا گیا ہے۔

پہلی فصل کی ابتدا میں ولایت کے لغوی معنی و مفہوم اور قرآن و سنت میں اس کے بیان ہونے والے معنی سے بحث کی جائے گی اور پھر اس کے اصطلاحی معنی کا علم کلام و عرفان اور فقہ کے مختلف شعبوں میں جائزہ لیا جائے گا، فقہ کے دائرے میں ولایت شرعی کے معنی اور اس کی اقسام و ارکان کی وضاحت کی جائے گی اور خاتمہ میں معلوم ہو جائے گا کہ نظریہ ولایت فقہ میں ولایت سے کیا مراد ہے اور کیا یہ معنی قیمومیت (سرپرستی) اور مجوریت (ممنوع التصرف ہونا) کے ہمراہ ہے یا اس کے ساتھ کوئی تلازم نہیں ہے اور ضمنی طور پر اس سوال کا جواب دیا جائے گا کہ ولایت و آزادی کے درمیان کیا (تعلق) نسبت ہے اور ایک آزاد انسان کا ارادہ کس طرح ولایت میں ظاہر ہوتا ہے؟

مصطفیٰ جعفر پیشہ فرد